رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔

ٹیلیفون: ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | اتوار ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ۴ وفا ۱۳۶۱ ہش ۴ جولائی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۴۸

ہر خلیفہ کا اپنا جداگانہ رنگ ہوتا ہے اُن میں موازنہ کرنا نادانی ہے

یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کس کا مقام کیا ہے اللہ کے کام میں دخل دینا جہالت ہے

سبھی خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجموعی سیرت کے علاوہ اُس کے مختلف پہلوؤں کے مظہر ہوتے ہیں اس لیے اُن کا طرز عمل علیحدہ نظر آتا ہے

احباب جماعت کو چاہیئے کہ ان لغو دلچسپیوں سے باز رہیں اور سیرۃ نبوی کے ڈھانچے میں اپنی زندگیوں کو ڈھالیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ۔ ۲ وفا / جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے اس اہم نکتے کی طرف توجہ دلائی۔ کہ کسی شخص کے کہنے سے کسی خلیفہ کے مقام و منصب پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ مقام وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہے اس لئے احباب جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ ایسی لغو دلچسپیوں سے باز رہیں کہ خلفاء کا آپس میں مقابلہ کرتے پھریں۔ حضور نے فرمایا۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق یہ محض نادانی کی باتیں ہیں اور کچھ نہیں کیونکہ سبھی خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر عامل ہیں اور اپنی اپنی ذات میں علیحدہ علیحدہ طور پر سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں کے بطور خاص مظہر ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل آیت قرآنی تلاوت فرمائی:۔

"وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝"

(بنی اسرائیل: ۸۲، ۸۵)

ترجمہ: اور جب ہم انسان پر انعام کریں تو وہ روگردان ہو جاتا ہے اور اپنے پہلو کو (اس سے) دور کر لیتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچے تو وہ بہت ہی مایوس ہو جاتا ہے۔ تو (انہیں) کہہ (کہ ہم میں سے) ہر ایک (فریق) اپنے (اپنے) طریق پر عمل کر رہا ہے پس (اپنے رب پر ہی فیصلہ چھوڑ دو کیونکہ) تمہارا رب اسے جو زیادہ صحیح راستہ پر ہے بہتر جانتا ہے (اس لئے اس کا فیصلہ سچے کی سچائی کو ضرور روشن کر دے گا)

(ترجمہ از تفسیر صغیر)

حضور نے ان آیات کریمہ کی تفسیر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ان میں اللہ کے جس انعام کا ذکر ہے وہ نبوت کا انعام ہے کیونکہ اور کوئی انعام ایسا نہیں جس کو تسلیم کرنے سے انسان منہ موڑے۔ اور ان آیات میں نبوت کے سب سے بڑے انعام یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کا ذکر ہے۔ قرآن فرماتا ہے کہ یہ جو بدقسمت اس نعمت سے منہ موڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے ہیں یہ اس انکار کے نتیجہ میں ہلاکت کی طرف جا رہے ہیں اور یہ اتنی خطرناک ہلاکت ہوگی کہ منکرین اسے دیکھیں گے تو اپنی نجات سے مایوس ہو جائیں گے۔ قرآن نے بتایا ہے کہ ایسی صورت پیش آ جانے پر یہ کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت سے کبھی انکار نہ کریں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل سے کبھی سر مو انحراف نہ کریں۔ جو انحراف کرے گا وہ بدنصیب ہوگا اور تقدیر الٰہی ظاہر کر دے گی کہ وہ کون تھے جو نجات پانے والے تھے اور کون تباہ ہونے والے تھے۔

حضور نے فرمایا ان آیات میں جماعت احمدیہ کے لئے یہ سبق ہے کہ ہر تکلیف کے مقابلہ میں دشمنوں کی بھلائی سوچے اور ہر دکھ دینے والے

باقی صفحہ پر

شکریۂ احباب

(از حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کے وصال پر اندرون اور بیرون پاکستان اور پھر مقامی طور پر میرے نام بہت سے خطوط، تعزیتی قراردادیں موصول ہوئیں جن کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ میں ان سب کی محبت، خلوص اور ہمدردی کی بہت ممنون ہوں۔ میں نے اس وقت جہاں تک مجھ سے ممکن ہو سکا ان کو شکریہ کا جواب دیتی چلی گئی ہوں۔ اب میں بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور دلی شکریہ کا اظہار کرتے ہوئے ان سب سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو ہر قسم کے ہم و غم اور ہر قسم کی زمینی آسمانی آزمائش سے بچائے رکھے وہ ہم سب سے راضی ہو جائے اور ہمیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی خلافت سے وابستہ رکھتے ہوئے ہماری زندگیوں کو اسلام اور احمدیت کے لئے کما حقہٗ مفید بنائے۔ میں اب ربوہ سے باہر انشاء اللہ جلد جا رہی ہوں۔ علاج اور تبدیلی آب و ہوا کا پروگرام مجبوراً میری انتہائی کمزور صحت کے تحت بنا ہے۔

میں تمام احباب کرام سے بعد از شکریہ دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

خاکسار

مہر آپا

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ وفا / جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو الرجی کی وجہ سے چھینکوں کی تکلیف ہے بلڈ پریشر بھی بڑھ گیا ہے طبیعت بہت خراب ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کے بابرکت وجود کو صحت و تندرستی عطا کرے اور آپ کو برکتوں فضلوں اور رحمتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صحت کے بارے میں مورخہ ۲ جولائی ۱۹۸۲ء کی اطلاع یہ ہے کہ یکم جولائی کو ڈاکٹر نے حضرت چوہدری صاحب کا معائنہ کیا۔ ایک اور ڈاکٹر بھی جلد معائنہ کریں گے احباب کرام خصوصی توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

برائے توجہ معتکفات

امسال مسجد مبارک میں ۲۰ خواتین کو اعتکاف بیٹھنے کی اجازت ہوگی اعتکاف بیٹھنے کی خواہشمند خواتین ۱۵ رمضان المبارک تک اپنی درخواستیں امیر جماعت یا صدر لجنہ کی تصدیق سے بھجوا دیں۔ ایک شہر سے ایک سے زائد کو اجازت نہیں دی جائے گی:

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ ایل: ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

۴ وفا ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لقاءِ الٰہی کے صبر آزما مجاہدہ کو آسان بنانے والی

انتہائی بابرکت اور نتیجہ خیز مشق

اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو اپنی ایسی عظیم الشان برکات کا حامل بنایا ہے کہ وہ رمضان کی مخصوص عبادات بجا لائے بغیر ایک ماہ کے مختصر عرصہ کے اندر اندر کسی اور صورت میں مومنوں کو نہیں مل سکتیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی سب سے بڑی سعادت اس امر کو قرار دیا ہے کہ اس دنیا میں اس کا خدا تعالیٰ سے وصال ہو جائے اس کے لئے اس نے انسان کو اس امر کا مستلزم ٹھہرایا ہے کہ وہ اس قدر مجاہدہ کرے کہ گویا اس راہ میں فنا ہو جائے اور ایک قسم کی موت اپنے اوپر وارد کرے۔ جب وہ دنیا اور اس کے مرغوبات سے ایک رنگ میں منقطع ہو کر انقطاع الی اللہ کا مقام حاصل کرلے گا اور اس میں دوام اختیار کرے گا۔ اور ہر طرح سے ثبات قدم کا ثبوت دے گا۔ تو خدا تعالیٰ اسے ایک نئی زندگی عطا کرے گا اور وہ خدا میں ہو کر زندگی گزارنے لگے گا۔ اس کا نتیجہ ہوگا کہ وہ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کا مصداق بن جائے گا۔

اپنے اوپر موت وارد کرنے والے اس عظیم مجاہدہ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانشقاق کی ایک آیت میں کیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ۔ (الانشقاق آیت ۷)

ترجمہ:۔ اے انسان تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے (اور پھر) اس سے ملنے والا ہے۔

کَادِحٌ کَدَحَ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور کَدَحَ کے معنے ہوتے ہیں پوری محنت کرنا ایسی محنت کہ جس کا پورے جسم پر اثر پڑے۔ بعض لغوی تو یہاں تک کہتے ہیں کہ کدح اس کام کو کہتے ہیں جو اتنی محنت سے کیا جائے کہ انسان کی صحت برباد ہو جائے اس کی ہڈیاں گھل جائیں اور اس کے جسم کے اندر تک اس کا اثر پہنچ جائے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے رستہ کا ملنا معمولی بات نہیں ہوتی۔ اس غرض کے لئے انسان کو اتنی محنت کرنی پڑتی ہے کہ اس کی ہڈیوں تک اثر پہنچ جاتا ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگ لقاءِ الٰہی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جب انہیں ایمان نصیب ہوگی تو کچھ دیر بیٹھ کر ایمان کی باتوں کا مزہ لے لینے اور نماز روزہ وغیرہ ادا کر لینے سے ہی ان کی روحانیت کامل ہو جائے گی حالانکہ روحانیت کامل ہوتی ہے اس غم کی وجہ سے جو عشق سے پیدا ہوتا ہے جس کے اثر سے انسان کی ہڈیاں تک گھل جاتی ہیں۔ جب تک انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے متعلق یہ رغبت پیدا نہ ہو یہ غم پیدا نہ ہو۔ یہ عشق اور محبت پیدا نہ ہو اس وقت تک مُلَاقِيهِ کا مقام اسے میسر نہیں آسکتا۔۔۔۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے کَادِحٌ کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور کَدْحٌ اس بات کو کہتے ہیں کہ انسان ایسا عمل کرے کہ یوں معلوم ہو کہ اس کی صحت بگڑ جائے گی اور اس کی ہڈیاں گھل جائیں گی۔ اور اس کا جسم تباہ ہو جائے گا۔ جب انسان اس رنگ میں کام کرتا ہے تب اسے (حصولِ لقاءِ الٰہی میں) کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بغیر اس کا اپنی کامیابی کے متعلق امید رکھنا غلطی ہوتی ہے۔۔۔۔ پس يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب تک ہر انسان اپنے آپ کو کام کرتے کرتے فنا نہیں کر دیتا۔ اس وقت تک قومی طور پر خدا نظر نہیں آسکتا۔" (تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم نصف اول صفحہ ۳۳)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ لقاءِ الٰہی کا حصول آسان نہیں ہے۔ اس کے لئے انسان کو ایسا زبردست مجاہدہ کرنا پڑتا ہے کہ جو اپنے اوپر ایک فنا وارد کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ رمضان کی سب سے عظیم الشان برکت یہ ہے کہ یہ مومنوں کے لئے اس مجاہدہ کی سہل ترین مشق کا ایک انمول موقع فراہم کرتا ہے اور جو مومن بھی خلوصِ دل کے ساتھ اس مشق میں حصہ لیتے اور اسے آخر تک نبھاتے ہیں انہیں وہ قبولیتِ دعا کے حظ سے بہرہ ور کر کے اور مشق کے طور پر کئے جانیوالے انکے اس محدود مجاہدہ کا رؤیا و کشوف کی شکل میں طیب و شیریں ثمر عطا کر کے ان کے لئے جان کو گھلا ڈالنے والے ایک عظیم مجاہدہ کو آسان کر دکھاتا ہے۔

رمضان ہر سال مومنوں کو یہ باور کراتا ہے کہ اگرچہ لقاءِ الٰہی کا مجاہدہ بہت محنت طلب ہے لیکن رمضان کی مخصوص عبادات کی شکل میں اسے مومنوں کے لئے آسان کر دیا گیا ہے۔ اگر وہ تیس دن کی یہ مشق اور ٹریننگ کامیابی سے گزار لیں گے تو جان کو گھلا ڈالنے والا یہ انتہائی صبر آزما مجاہدہ ان کے لئے از حد آسان ہو جائے گا اور وہ اس مجاہدہ کی منزلوں کو آسانی اور سہولت کے ساتھ طے کرتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ لقاءِ الٰہی کی آخری منزل انہیں دائمی طور پر حاصل ہو جائے گی اور وہ

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي

کی عظیم الشان بشارت کے مورد بن جائیں گے۔

مقدس امانت

خلافت خدا کی مقدس امانت
یہی روح کی زندگی کی ضمانت

خدا کی ہدایت کا ہے یہ تسلسل
ہوئی وقتِ آدم سے جاری خلافت

خلافت ہے مرکز اسی دائرے کا
ہے وابستہ جس سے جہاں کی نظامت

اسی سے تو فکر و عمل میں ہے وحدت
اسی سے ہے بالیدہ روحِ اطاعت

سروں پر تسلط نہیں اس کا مقصد
دلوں پر حکومت ہے اس کی کرامت

امامِ زمانہ کو پہچان لینا،
یہ مومن کی ہے ایک پختہ روایت

خدا کی جو رسی کو تھامے رہے گا
محمدؐ کریں گے اسی کی شفاعت

نصیر ایسی نعمت کو جو چھوڑتا ہے
نہیں اسکو ملتی خدا کی حمایت

شیخ نصیر الدین احمد۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرت ثانیہ کا چوتھا مظہر

خلیفہ خدا بناتا ہے۔ تائیدات آسمانی

مکرم مولوی بشارت احمد بشیر صاحب۔ ربوہ

خدا تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق ایک بار پھر قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کو مسندِ خلافت پر متمکن فرما کر جماعت کے خوف کو امن سے بدل دیا۔ اور آپ کا اُنا تمکین دین کا باعث بنا۔

جماعت احمدیہ میں اب بھی چند نادر الوجود ہستیاں موجود ہیں جنہیں قدرت ثانیہ کے ان چاروں مظاہر کے دیکھنے اور فیضیاب ہونے کا موقع ملا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ خلافت کا انتخاب کس طرح ہوا کرتا ہے۔ جب کبھی ایسا نازک لمحہ آیا ہے خدا تعالیٰ جس کے تصرف ہی مومنوں کے دل میں ہیں انہیں موڑ کر سب کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیتا ہے اور جماعت افتراق سے بچالی جاتی ہے۔

ہماری زندگیوں میں بھی ایک ایسا نازک مرحلہ آیا اور ہم نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح ہمارے دلوں کو ایک ایسے وجود کی طرف مائل کیا جو جماعت میں سب سے زیادہ، فہیم۔ اتقیٰ۔ لائق اور جماعت کی ذمہ داریوں کو اٹھانے کے قابل تھا۔

خلافت انعام الٰہی ہے۔ اور اس انعام سے وہی قومیں سرفراز کی جاتی ہیں جو مومن بالخلافہ ہوتی ہیں اور اعمال صالحہ بجا لاتی ہیں۔ خلافت احمدیہ کا سلسلہ دائمی اور غیر منقطع ہے۔ اگر ہم اس انعام الٰہی کی ناشکری کریں گے تو اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم رہ جائیں گے۔ کیوں کہ خدا تعالیٰ کے بعض وعدے مشروط بھی ہوا کرتے ہیں۔ ہمارے سامنے تیس سالہ خلافتِ راشدہ کی واضح مثال موجود ہے۔ اس خلافت کے اٹھ جانے کے باعث ایک ہزار سال سے زائد عرصہ تک مسلمان آپس میں متحد نہ ہو سکے۔ اور تشتت و انتشار کا شکار ہو کر اپنی عزتیں اور سلطنتیں بھی کھو بیٹھے۔

خلافت کا احیاء اور دوبارہ قیام

اب اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس ..... کے ذریعہ دوبارہ خلافت کو قائم کیا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

جب ہم خلافت احمدیہ کے ہر سہ ادوار کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ حقیقت ابھر کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ ہر خلیفہ اپنے عہد میں خلافت احمدیہ کے استحکام کے لیے ہر ممکن سعی بروئے کار لایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل اپنے دور میں خلافت کی حفاظت کے لیے سینہ سپر رہے۔ اور جن عناصر نے نظام خلافت میں رخنہ ڈالنا چاہا انہیں ہمیشہ کے لیے پامال کر دیا۔ یہ آپ کے چھ سالہ خلافت کا ایک ایسا زریں کارنامہ ہے۔ جو اب تاریخ احمدیت کا جزو لاینفک بن چکا ہے:۔

خلافت ثانیہ کا دَور

حضرت مصلح موعود جب مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے تو جماعت کا ایک حصہ جو با اثر و رسوخ احباب پر مشتمل تھا خلافت سے مزاحم و متصادم ہوا اور اس نظام خلافت کے منکر ہو کر جماعت سے کٹ گیا (گو بعد میں ان میں سے چند ایک اکابرین خلافت ثانیہ کی بیعت کر کے جماعت میں منسلک ہو گئے تھے) تاہم جماعت کی حالت کفر و خروج شطاً یعنی ایک ایسی نرم و نازک کونپل کی مانند تھی جسے ہمیشہ یہ خطرہ لاحق رہتا تھا کہ اسے مخالفت کے جھکڑ کے بیچ دین سے اکھاڑ کر پھینک دیں گے۔ لیکن حضرت مصلح موعود کی شبانہ روز دعاؤں اور محنت شاقہ نے نہ صرف اس کی آبیاری کی بلکہ اپنے عہد خلافت ہی جو ۵۲ سال تک ممتد رہا ہے اس طرح حفاظت کی کہ وہ ایک تناور درخت بن چکا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے سنتِ فاروقی کے مطابق خلافت احمدیہ کے تحفظ کے لیے ایک ایسی سکیم سمجھا دی اور آئندہ خلفاء کے انتخاب کے لیے ایسے اصول و ضوابط مرتب فرمائے جس سے شیطان کو آئندہ حصارِ خلافت پھاندنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔

حضرت اقدس ..... کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا فَهَمْهَمَهَا سَيُفْهَمُ۔

(تذکرہ صفحہ ۱۰۸)

اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ نظام خلافت میں رخنہ ڈالنے والوں کے منصوبہ کو توڑنے کا راز حضرت مصلح موعود کو جو سیمان وقت ہو گا سمجھا دے گا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں نے دیکھا کہ شیطان ہمارے باغ میں گھس آیا ہے اس کے کان لمبے لمبے یعنی باہر کو نکلے ہوئے ہیں اور میں نے اسے کان سے پکڑ کر باغ سے باہر نکال دیا گویا کہ اگر پہلے زمانہ میں شیطان نے آدم کو جنت سے نکالا تھا تو اب شیطان کو کان سے پکڑ کر جنت سے باہر نکال دیا جائے گا۔ (الفضل ۲۸ فروری ۱۹۴۰ء)

چنانچہ آپ نے خلفاء کے انتخاب کے لیے جو انتخابی ادارہ بنایا ہے؟ وہ ایسی مستحکم بنیاد پر قائم ہے جو غیر متزلزل ہے۔

خلافت ثالثہ کا دَور

خلافت ثالثہ کا دَور فتوحات کا دور تھا۔ یہ دور دراصل خلافت ثانیہ کا ہی ثمرہ تھا۔ حضرت مصلح موعود نے جماعت کی ترقی و فروغ کے لیے جو لائحہ عمل تجویز کیا تھا نہ صرف جماعت نے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا بلکہ مالی اور لفظی لحاظ سے بھی اس میں کئی گنا اضافہ ہوا۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے عہد مبارک میں قرآن مجید کی خوب اشاعت ہوئی۔ یورپ میں مساجد تعمیر ہوئیں۔ اندلس جو مسلمانوں کا اجڑا ہوا چمن اور لوٹی ہوئی دولت ہے وہاں قرطبہ کے قریب پیدرو آباد میں مسجد تعمیر کروا کر اسلام کے لیے اسپین میں دوبارہ داخلہ کے اسباب فراہم کیے۔

ایک عیسائی شاعر مسلمانوں کے اندلس سے انخلاء کے موقع پر کہتا ہے "سنا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ مسلمان اس ملک پر دوبارہ قابض ہو جائیں اور یہ از سرِ نو اسلامی ملک بن جائے اور اس کی سوگوار فضاؤں میں پھر صدائے اذان بلند ہو۔ گرجا کی صلیبوں کی بجائے مسجدوں کے منارے نظر آئیں"۔

الحمد للہ کہ قرطبہ میں آٹھ صدیاں گزرنے کے بعد "مسجد بشارت" کی تعمیر نے عیسائی شاعر کے تخیلات و توقعات کا ایک حصہ پورا کر دیا ہے اور اب اس کفر پرور فضا میں ایک بار پھر نغمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ کا غلغلہ بلند ہونے لگا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے آپ پر بے انتہا فضل ہوں اور آخرت میں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اقدس ..... اور حضرت مصلح موعود کا قرب عطا ہو۔ آمین!

خلافت رابعہ کا آغاز

خدا تعالیٰ نے جماعت کو قدرت ثانیہ کا چوتھا مظہر دیا ہے اب جماعت کی آئندہ ترقیات فتوحات، جماعت کا نظم و ضبط اور اتحاد آپ کی قیادت سے وابستہ ہے۔

خلیفۃ المسیح الرابع کا انتخاب مشیت الٰہی کے ماتحت ہوا ہے۔ گو آپ کے انتخاب میں انسان کا ہاتھ ہے۔ لیکن دلوں پر خدا تعالیٰ کا تصرف تھا۔ جس نے سب کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا۔ خاکسار ۱۹۶۵ء میں جب سیرالیون میں تھا تو اس وقت میری اہلیہ محترمہ نے خواب دیکھا تھا کہ "مرزا طاہر احمد صاحب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے وجود میں آئے ہیں۔

میں نے اسی وقت سمجھ لیا تھا کہ آئندہ جماعت احمدیہ کی قیادت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ہاتھ میں ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے بہت سے نظارے جماعت کے دیگر افراد کو بھی دکھائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے امام وقت کے ہر حکم کو بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت کے ذی ثروت اور مخلص احباب کرام کی خدمت میں

چندہ وقف جدید کے بارے میں خصوصی تعاون کی درخواست

اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات اور روشن نشانات کے ساتھ کاروانِ اسلام اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے اور دین اسلام پر ہر دن اللہ تعالیٰ کی نئی شان کے ساتھ طلوع ہو رہا ہے۔ وقف جدید کا مبارک جہاد اس عظیم مہم کی ایک لازمی کڑی ہے جو حضرت مصلح موعود کے تاریخی دور کی آخری اور انقلابی تحریک ہے اس کے اجراء کی غرض وطنِ عزیز کے قریہ قریہ میں پیغام حق پہنچانا اور دیہاتی جماعتوں کی تربیت و اصلاح کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نیک ثمرات ظاہر ہو رہے ہیں۔

موجودہ حالات میں وقف جدید کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی ضرورت ابھر ابھر کر ہمارے سامنے آ رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وقف جدید کے اخراجات میں غیر معمولی اضافہ مخلصین کی خصوصی قربانیوں کا متقاضی ہے۔ ان حالات میں وقف جدید کو ایسے مخیر اور مخلص معاونین کی ضرورت ہے جو وقف جدید کے لئے ہر سال کم از کم ایک ہزار یا اپنی حیثیت کے مطابق پانچ پانچ صد روپے اپنے امام کے حضور پیش کر دیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحفۃ الصیام

درس الحدیث

نیّتِ روزہ

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ ملتان

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم :۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ (ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت حفصہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص فجر سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ مکمل نہیں ہوتا۔

تشریح:۔ اسلام نے اعمال کی بنیاد نیتوں پر رکھی ہے۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے فرمایا اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ کہ اعمال کا انحصار انسان کی نیت اور ارادہ پر ہے۔ اس لئے اسلامی عبادات کے شروع کرنے کے لئے بھی اخلاص نیت اور نیک ارادہ شرط ہے۔ جب ایک مسلمان کسی خاص عبادت کی نیت کر کے اسے ادا کرے گا تب اس کی وہ عبادت ادا ہوگی۔ یہی بات روزہ کے بارہ میں فرمائی ہے کہ اس کے لئے نیت کرنی چاہیئے۔

بہتر یہ ہے کہ انسان رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ اور نیت کر کے سوئے۔ روزہ کی نیت کی مشہور دعا یہ ہے :۔

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

کہ کل صبح کو رمضان کے مہینہ کا روزہ رکھنے کی میں نیت کرتا ہوں۔

اگر اپنی زبان یا الفاظ میں بھی نیت کرے تو کوئی حرج نہیں۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک رمضان کے روزہ کی نیت رات کو کرنی ضروری ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری، امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک رمضان کے مہینہ میں رات کو روزہ کی نیت کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ روزہ کی نیت کرنے سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کی تعیین کی جائے کہ کونسا روزہ ہے۔ نفلی یا فرضی۔ اور رمضان کے فرض روزے رکھنے کا حکم دے کر خود خدا تعالیٰ نے اس کی تعیین فرما دی ہے اس لئے رات کو اس کی نیت اور تعیین کرنا ضروری نہیں۔ ہمارے نزدیک روزہ رکھتے وقت بھی اگر آدمی مسنون نیت یا اپنے الفاظ میں کرلے تو بہتر ہے۔ لیکن اگر کوئی آدمی رمضان کے روزہ کی نیت منہ سے بول کر نہ کر سکے لیکن ارادہ روزہ کا ہو تو اس کا روزہ ہو جاتا ہے۔ امام شافعی و ابو حنیفہ کے نزدیک نصف النہار سے قبل تک رمضان کے روزہ کی نیت کی جا سکتی ہے اور امام مالک اور احمد بن حنبل اور اسحاق کہتے ہیں کہ اگر رمضان کی پہلی رات سارے رمضان کے مہینہ کے روزے رکھنے کی نیت کرلے تو کافی ہے۔ کیونکہ کل رمضان کی نیت اور ایک روزہ کی نیت ایک ہی بات ہے۔

حضرت اقدس سے ایک دفعہ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا پی کر روزہ کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی اب میں کیا کروں۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا دوبارہ رکھنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں۔

(بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۸)

اگر رات روزہ کی نیت کر کے سویا اور صبح سحری کے وقت آنکھ نہ کھل سکنے کی وجہ سے سحری نہ کھا سکا تو بغیر سحری کے روزہ رکھ سکتا ہے۔ اور رات کی نیت ہی کافی ہوگی۔

فضل عمر درس القرآن کلاس

فضل عمر درس القرآن کلاس ۲۷ جولائی تا ۱۰ اگست منعقد ہوگی۔ ۲۷ جولائی کو پہلے دن بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔ بیرون از ربوہ شرکت کرنے والی تمام طالبات ۲۶ جولائی کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں اور آنے سے کم از کم ایک ہفتہ قبل اطلاع دیں تا اس کے مطابق رہائش کا انتظام کیا جا سکے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

تمباکو نوشی اور نشہ سے اجتناب

از مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب بقاپوری

روزوں کی فرضیت جیسے اسلام سے قبل تھی اسی طرح اسلام کے بعد بھی قائم و دائم رہی۔ بلکہ پانچ ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن روزہ قرار دیا گیا ہے۔ جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے روزہ رکھنے کی غرض اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ یعنی نیکیوں کا حصول اور بدیوں کا ترک کرنا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اپنی زندگی میں ہر رمضان میں کوئی ایک بدی ترک کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ سارا دن اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایک روزہ دار مومن بہت سی جائز باتوں کو بھی چھوڑتا ہے۔ تو مکروہ باتوں کا اس کے لیے چھوڑنا بہت آسان ہوتا ہے۔ آج کل رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ میں ان احباب سے جو کسی نہ کسی طرح کسی نشہ یا تمباکو نوشی کی عادت میں مبتلا ہیں۔ بصد عجز و منت درخواست کروں گا۔ کہ وہ ذرا سی قربانی کریں اور احمدیت کی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے صبر و صلوٰۃ سے کام لیکر عزم بالجزم کریں کہ آئندہ تمباکو نوشی وغیرہ نہیں کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو ضرور توفیق بخش دے گا۔ کہ وہ اس مکروہ عادت کو کلیۃً اسی رمضان کے مبارک ایام میں چھوڑ چکے ہوں گے وباللہ التوفیق۔ حضرت مصلح موعودؓ حقہ نوشی کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حقہ بہت بری چیز ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو یہ چھوڑ دینا چاہیئے بعض لوگوں نے مجھے کہا ہے ہم نے ایسے ملہم دیکھے ہیں۔ جو حقہ پیتے تھے۔ اور ان کو الہام ہوتا تھا۔ اس کے متعلق مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا۔ جو حضرت اقدس ..... ناقل) بیان فرمایا کرتے تھے۔

کہ کچھ بنیئے بیٹھے یہ کہہ رہے تھے۔ کہ اگر کوئی ملیچھ پاؤ تل کھائے تو اسے پانچ روپے انعام دیا جائے گا۔ پاس سے ایک زمیندار گزرا۔ اس نے یہ سن کر پنجابی میں کہا کہ۔ "سلیاں سمیت کہ اینویں" یعنی ان شاخوں سمیت تل کھانے ہیں۔ جن میں وہ پیدا ہوتے ہیں یا ان کے بغیر۔ کیونکہ اس نے سمجھا ایک پاؤ تل کھانا کونسی بڑی بات ہے۔ جس پر انعام مل سکتا ہے بنیئے کہنے لگے۔ تم جاؤ ہم تمہاری بات نہیں کرتے۔ تو طبائع میں اختلاف ہوتا ہے۔ ایک شخص کے نزدیک جو بات بڑی ہوتی ہے دوسرا اسے معمولی سمجھتا ہے اگر ہم یہ تسلیم بھی کر لیں۔ کہ حقہ پینے والے کو خدائی الہام ہوتے ہیں۔ تو کہنا پڑے گا۔ کہ وہ الہام اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں گے۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ لہسن کھا کر مسجد میں نہ آؤ اسکی بدبو کی وجہ سے فرشتے نہیں آتے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچا لہسن رکھا گیا۔ تو آپ نے نہ کھایا صحابہؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ہم بھی نہ کھائیں۔ فرمایا۔ تم سے خدا کلام نہیں کرتا۔ تم کھا سکتے ہو۔ ان حدیثوں کے ہوتے ہوئے ہم کس طرح مان لیں۔ کہ حقہ پینے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ جبکہ حقہ کی بدبو لہسن سے بھی زیادہ خراب ہوتی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حقہ سے کم بدبو والی چیز کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ میں اسے استعمال نہیں کرتا۔ کیونکہ میرے پاس فرشتے آتے ہیں۔ پس جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر احتیاط کرتے تھے۔ تو جو شخص الہام کا مدعی ہے یا جسے خواہش ہے کہ اسے الہام ہو۔ اسے بھی حقہ سے بچنا چاہیئے۔ اور میں اس کی شکل دیکھنا چاہتا ہوں۔ جو یہ کہے کہ مجھے الہام کی خواہش نہیں۔ اگر کوئی ایسا شخص نہیں۔ تو پھر کسی کو حقہ بھی نہیں پینا چاہیئے۔ (منہاج الطالبین صفحہ ۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

پہلے بھی کئی بار اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ کہ حقہ بہت گندی چیز ہے۔ اسی طرح دوسرے نشے بھی سخت مضر ہیں۔ ان کو ترک کر دینا چاہیئے بعض نشے ایسے ہیں۔ جن کی وجہ سے جھوٹ کی عادت پڑتی ہے۔ میں ان کے نام نہیں لیتا۔ تاکہ جو ان کے عادی ہیں۔ ان کے متعلق بدظنی نہ پیدا ہو۔ مگر یہ بات بالکل سچی ہے۔ بعض نشوں سے اعصاب پر خاص اثر پڑتا ہے اس لیے کسی نشہ کی بھی عادت نہیں ڈالنی چاہیئے۔ (ایضاً صفحہ ۷۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی باریک در باریک راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ کی بدولت آج دنیائے احمدیت بلندیوں کی طرف رواں دواں ہے

مؤرخ مجبور ہے کہ جب بھی قلم اٹھائے آپ کا ذکر فخر کے ساتھ کرے:

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر (بھارت) کی طرف سے قرارداد تعزیت

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر (بھارت) کا یہ ہنگامی اور غیر معمولی تعزیتی اجلاس حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کے اندوہناک سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و غم اور بے انتہا دکھ کا اظہار کرتا ہے حضرت ۸، ۹ جون کی درمیانی شب کو اسلام آباد پاکستان میں مختصر علالت کے بعد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۹ جون کی شام آل انڈیا ریڈیو سے حضرت صاحب کی وفات کا جب علم ہوا تو کشمیر کے احمدیوں پر ایک بجلی سی گری ایسی اندوہناک اطلاع جس کا فی الحال وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ہم سب مردوں، عورتوں اور بچوں کے لیے صدمہ عظیم ہے۔ بہر حال ہم راضی بقضاء ہیں اور اس کے منشا کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا وجود مبارک دنیائے احمدیت کے لیے ایک عظیم سرمایہ افتخار تھا۔ آپ نے اپنی بے پناہ خداداد صلاحیتوں سے جماعت کا سر ہمیشہ کے لیے اونچا کر دیا۔ یہ آپ کا ہی وجود باوجود تھا کہ آج دنیائے احمدیت مسکراتے ہوئے سے مصائب و مشکلات کو پچھاڑ کر بلندیوں کی طرف رواں دواں ہے۔ آپ حضرت (اقدس ..... ناقل) کے موعود پوتے اور الٰہی پیش خبریوں کے مصداق تھے۔ آپ کی خبر ہزاروں سال پہلے طالمود میں موجود ہے۔ آپ حضرت مصلح موعود کے لخت جگر تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے تاج و افسر بخشا تھا حضرت مصلح موعود نے الٰہی منشاء کے تحت قبل از وقت آپ کے بارہ میں دنیا والوں کو یوں مخاطب کیا تھا۔

"میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہوگا تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکریں گی تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔"

(فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء)

حضرت ناصر دین متین رحمہ اللہ ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کو مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے اور ۸ جون ۱۹۸۲ء کو آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اپنے دور خلافت میں آپ نے جماعت کو جو استحکام بخشا تاریخ اس کو فراموش نہیں کر سکے گی اس دوران کتنے تلاطم خیز طوفان آئے۔ کتنی خطرناک آندھیاں چلیں اور کتنے تباہ کن سیلاب آئے لیکن قربان جائیں کشتی احمدیت کے اس ناخدا پر جس نے مسکراتے ہوئے ایک مضبوط پہاڑ کی طرح سب حالات کا مقابلہ کیا اور اس عظیم کشتی کو صحیح سالم بھنور سے نکال کر ساحل عافیت تک صرف لے ہی نہیں گیا بلکہ اس کو ایسا استحکام اور ثبات بخشا جو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ کاروان احمدیت کے لیے تحفظ کی ضمانت ہوگا۔

آپ کے دور خلافت میں اشاعت قرآن حکیم کا جو عظیم کام ہوا وہ لاثانی اور بے نظیر ہے۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

ایک دن مجھے بتایا گیا کہ تیرے دور خلافت میں پچھلی دو خلافتوں سے زیادہ اشاعت قرآن کا کام ہوگا۔ چنانچہ اب تک میرے زمانے میں پچھلی دو خلافتوں کے زمانوں سے قرآن مجید کی دگنی اشاعت ہو چکی ہے۔"

(فرمودہ ۴ جولائی ۱۹۸۰ء)

اس کے علاوہ فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ، فضل عمر درس القرآن کلاس، تعلیم القرآن کا عظیم منصوبہ، نصرت جہاں فنڈ، صد سالہ جوبلی۔ وقف عارضی، وغیرہ تحاریک سب ہی اشاعت قرآن حکیم اور اشاعت اسلام کی ہی کڑیاں ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے چودہویں اور پندرہویں صدی کو پاکر الٰہی منشا کے تحت ذوالقرنین ثانی کا لقب پایا۔ لیکن ذوالقرنین اول اور ذوالقرنین ثانی میں زمین آسمان کا فرق ہے ذوالقرنین اول نے تو آہنی دیوار بنا کر صرف ایران اور ایشائے کوچک ہی کو بچایا تھا لیکن اس ذوالقرنین نے مختلف ممالک میں جا کر اور وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منادی کر کے اسلام اور احمدیت کے دفاع کے لیے ایک ایسی دیوار تعمیر فرمائی جس کی اوٹ میں انشاء اللہ تمام دنیا محفوظ ہو جائے گی۔ اس ضمن میں قیام امن کے لیے بھی آپ کی کوششیں سنہری حروف سے محفوظ کی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

آپ نے انسانیت کا نعرہ بلند کر کے افریقہ کے پسماندہ اور دور دراز ممالک میں جا کر ان لوگوں کو گلے لگایا اور ان مفلوں اور بے سہاروں کو فرش سے اٹھا کر عرش تک لے جانے کے لئے بیسیوں ہائر سکنڈری اسکول، مڈل اسکول اور پرائمری اسکولوں کا اجراء فرمایا۔ ان کی طبی سہولیات کے لئے بیسیوں ہسپتالوں کا اجراء فرمایا اور ڈاکٹر بھیج کر خدمت انسانیت کا ایسا کام کیا جو ناقابل فراموش ہے۔

آپ کے دور خلافت میں تثلیث کدے توحید کے مرکز بن گئے۔ جہاں صلیب کی چمکار تھی اب وہاں توحید کا پرتو پڑا ہے آپ نے بعض ایسے مقامات پر مساجد اور مشن ہاؤسز قائم کئے جو بظاہر ناقابل تسخیر تھے۔ آپ کا صد سالہ جوبلی پروگرام اشاعت توحید کا ضامن ہے انشاء اللہ دنیائے اسلام پر منجملہ اور بہت سارے احسانات کے اسپین میں سات صد سال بعد مسجد کی تعمیر اور مرکز اسلام کا قیام ہے۔

مختصراً آپ کے کارنامے بے شمار ہیں اور مورخ مجبور ہے کہ جب بھی وہ قلم اٹھائے۔ آپ کا ذکر فخر کے ساتھ کرے گا۔

زمانہ گذرتا جائے گا لیکن ہمارے آقا! کی یاد نہیں مٹے گی۔ آپ کی اچانک وفات نے ہمارے دلوں کو ایسا زخمی کر دیا ہے اور ہم سب احمدیان کشمیر کو ایسا گہرا صدمہ ہوا ہے جس کو خدائے لایزال کی ہی توفیق سے برداشت کیا جا سکتا ہے۔

ہم کمزور و ناتواں اور دور افتادہ بندے مولا کریم کی رضا پر راضی ہیں۔ وہ قادر و توانا خدا ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

دنیائے احمدیت کے لئے عموماً اور خاندان حضرت اقدس اور حضرت صاحب کی اولاد کیلئے خصوصاً یہ صدمہ ناقابل برداشت ہے۔ اسی طرح ہم کشمیری احمدیوں کے لئے حضرت صاحب کی وفات جانکاہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت صاحب کو حضرت رسول اکرمؐ اور حضرت اقدس کے قرب میں اپنے سایۂ عاطفت میں جگہ دے۔

خاندان حضرت اقدس کو اور افراد جماعت کو یہ صدمہ عظیم صبر و رضاء سے برداشت کرنے کی توفیق ملے۔ اور آپ کے جانشین قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عمر اور صحت میں برکت دے اور ہم لوگوں کو توفیق ملے کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حقیقی غلام ثابت ہوں۔

اللھم آمین۔

ہم ہیں دور افتادہ، غمزدہ افراد
جماعتہائے احمدیہ کشمیر۔ (بھارت)

کیا نمازوں میں ترتیب ضروری ہے؟

بعض دوستوں نے مذکورہ بالا سوال کا جواب دریافت کیا ہے۔ حضرت مصلح موعود خدا آپ سے راضی ہوئے نے بڑی وضاحت سے اس کا جواب دیا ہے جو احباب کی یاد دہانی کے لئے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"اگر امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہو اور ایک ایسا شخص مسجد میں آجائے جس نے ابھی ظہر کی نماز پڑھنی ہو یا عشاء کی نماز ہو رہی ہو اور ایک ایسا شخص مسجد میں آجائے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہو اسے چاہیئے کہ وہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو یا مغرب کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں بھی اگر کوئی شخص بعد میں مسجد میں آتا ہے جب کہ نماز ہو رہی ہو تو اس کے متعلق بھی حضرت (اقدس ..... ناقل) کا یہی فتویٰ ہے کہ اگر اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ امام عصر کی نماز پڑھ رہا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ اسی طرح اگر اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ امام عشاء کی نماز پڑھا رہا ہے تو وہ پہلے مغرب کی نماز کو علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کونسی نماز پڑھی جا رہی ہے تو وہ جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے۔ ایسی صورت میں وہی نماز اس کی ہو جائے گی۔ بعد میں وہ اپنی پہلی نماز پڑھ لے۔ مثلاً اگر عشاء کی نماز ہو رہی ہو۔ اور ایک ایسا شخص مسجد میں آجاتا ہے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہے تو اگر اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ عشاء کی نماز ہے تو وہ مغرب کی نماز پہلے علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کونسی نماز ہو رہی ہے تو وہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ اس صورت میں اس کی عشاء کی نماز ہو جائے گی مغرب کی نماز وہ بعد میں پڑھ لے۔ یہی صورت عصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے متعلق ہے۔"

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عصر کے بعد تو کوئی نماز جائز نہیں۔ اگر عدم علم کی صورت میں کوئی شخص عصر کی نماز میں شامل ہو کر جماعت کے ساتھ یہ نماز ادا کر لیتا ہے تو پھر اس کے بعد ظہر کی نماز ادا کرنا اُس کے لئے کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

اس سوال کا جواب بھی حضور نے دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"یہ تو صحیح ہے کہ بطور قانون عصر کے بعد کوئی نماز جائز نہیں مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ اگر اتفاقی حادثہ کے طور پر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو پھر بھی وہ بعد میں ظہر کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ ایسی صورت میں اس کے لئے ظہر کی نماز عصر کی نماز کے بعد جائز ہوگی۔ میں نے خود حضرت (اقدس ....ناقل) سے یہ مسئلہ سنا ہے اور ایک دفعہ نہیں دو دفعہ سنا ہے مجھے یاد ہے حضرت (اقدس ..... ناقل) سے جب دوبارہ اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں اس کے متعلق وضاحت کر چکا ہوں کہ ترتیب نماز ضروری چیز ہے لیکن اگر کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ امام کونسی نماز پڑھ رہا ہے عصر کی نماز پڑھ رہا ہے یا عشاء کی نماز پڑھ رہا ہے تو وہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے جو امام کی نماز ہوگی وہی اس کی نماز ہو جائے گی بعد میں وہ اپنی پہلی نماز پڑھ لے۔"

(الفضل ۲۷ جون ۱۹۴۸ء)

وقفِ جدید اور ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے رمضان المبارک ہمیشہ کی طرح اپنی پوری برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔

ہمارے پیارے امام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ مبارک میں اپنا مال اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اس کثرت سے خرچ فرماتے تھے کہ اس کی مثال احادیث میں تیز ہواؤں سے دی گئی ہے۔ امید ہے کہ آپ ان مبارک ایام میں اپنے پیارے آقا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق پائیں گے، اور وقفِ جدید کو بھی ضرور یاد رکھیں گے۔

جملہ احباب جماعت کوشش فرمائیں کہ ۲۹ رمضان المبارک سے قبل اپنا اور اپنے اہل و عیال کا چندہ وقفِ جدید سو فیصد ادا ہو جائے تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جانے والی دعائیہ فہرست میں آپ کا نام بھی شامل ہو سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

لوالے شریف میں کُلُوْا جَمِیْعًا کا پہلا پروگرام

مرکزی ہدایت کے مطابق جماعت احمدیہ لوالے شریف کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ کم از کم ایک ماہ میں ایک دفعہ کُلُوْا جَمِیْعًا کا پروگرام بنایا جایا کرے۔ اس خواہش کو پورا کرواتے میں مکرم مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ لوالے شریف مکرم مولوی احمد علی صاحب اور مکرم ماسٹر عبد اللطیف صاحب اسلم نے مکمل طور پر تعاون کیا اور نہایت محنت اور کوشش کے ساتھ سارے انتظامات کئے۔ پروگرام کے اختتام پر مکرم ماسٹر صاحب موصوف نے اس پروگرام کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور آئندہ ہر ماہ اسے منانے کے لیے احباب سے تعاون کی اپیل بھی کی۔ انصار، خدام، اور اطفال نے شمولیت کی حاضری بفضل خدا ۸۰ بنتی ہیں اور بڑے ہی خوش کن ماحول میں ۱۳۰ بجے پروگرام منایا گیا۔ دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

(ملک محمد حیات صدر جماعت احمدیہ لوالے شریف ضلع جھنگ)

سالانہ انعامی مقابلہ مقالہ نویسی

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبۂ تعلیم کے زیر اہتمام ہر سال مقالہ نویسی کا ایک مقابلہ کروایا جاتا ہے اس سال مقابلہ کے لیے عنوان "وفودِ عرب مدینۃ النبیؐ میں" مقرر ہے۔ اول دوئم اور سوئم آنیوالوں کو بالترتیب ۷۰۰، ۵۰۰ اور ۳۰۰ روپے انعام دیا جائے گا۔ مقالہ آٹھ ہزار سے دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقالہ مرکز میں بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء ہے۔

مزید معلومات فہرست کتب اور ذیل عناوین وغیرہ کے لیے شعبۂ تعلیم خدام الاحمدیہ سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ کا سالانہ مرکزی اجتماع امسال مورخہ ۵-۶-۷ نبوت / نومبر کو اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مرکز میں منعقد ہو رہا ہے۔

انصار اس اجتماع کی برکات سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

(قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

- خاکسار کی اہلیہ محترمہ کچھ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لیے درخواستِ دعا ہے۔ (حکیم دین محمد ۹۶ مربع فیصل آباد)
- خاکسار کا بیٹا عزیز وسیم احمد کافی عرصہ سے سخت بیمار ہے۔ بہت تشویش ہے احباب جماعت سے عزیز موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کی درخواست ہے۔ (محمد بشیر بھٹی مربع فیصل آباد)
- خاکسار ہیپاٹائٹس میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ کچھ دن رحیم یار خان کے ہسپتال میں داخل رہا۔ کچھ دیر تک دوائی کھانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ بعد میں اپریشن ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب بنائے اور کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔ (ناصر احمد باجوہ چک ۴۶ ضلع رحیم یار خان)
- میری والدہ صاحبہ کچھ عرصے سے بیمار ہیں جس کی وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے میری امی جان کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ (امۃ المتین عباسی شیخوپورہ)
- میری نواسی عطیۃ الودود گردے میں درد کی وجہ سے بڑی بے چین ہے اس کی کامل صحت کے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (محمد اسماعیل بقاپوری)
- خاکسار کئی دن سے گردے اور مثانے میں درد کی وجہ سے بہت بے چین ہے احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے نیز کئی پریشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے فضل سے دور فرمائے۔ آمین (سید مبشر حسین خوشنویس الفضل ربوہ)
- محترمہ برکت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب چک ۷-۴ ضلع ساہیوال نے مبلغ ایک صد روپیہ مساجد فنڈ میں ادا فرمایا ہے اور قارئین الفضل سے دعا کی متمنی ہیں محترمہ موصوفہ کے بچوں اور خاوند کی صحت و عافیت اور دینی و دنیوی کامیابی کے لیے قارئین کرام سے دعا کی درخواست (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

خاکسار عرصہ ۱۰ سال سے شوگر کا مریض ہے اور بائیں پھیپھڑے میں بھی نقص ہے نیز مالی لحاظ سے بھی خاکسار پریشان ہے۔ قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے اور خدمت دین کے لیے زندگی عطا فرما دے آمین۔

(غلام محمد حق معلم وقفِ جدید چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر)

قرارداد تعزیت بر وفات مرزا رفیق احمد صاحب

ایوانِ محمود سپورٹس کلب ربوہ کے اجلاس میں مکرم مرزا رفیق احمد صاحب ابن مکرم مرزا گل محمد صاحب مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔ مکرم مرزا رفیق احمد صاحب کو گزشتہ دنوں دل کا شدید حملہ ہوا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کو مجلس الاخدام احمدیہ مرکزیہ میں بطور مہتمم صحت جسمانی اور صدر ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ خدمات کی سعادت حاصل رہی۔ آپ بہت خلیق، ملنسار، خوش مزاج اور محنتی تھے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اپنی خاص رحمت سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (خدام) ہم ہیں۔

جملہ ممبران ایوانِ محمود سپورٹس کلب ربوہ

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل ۲۵۰۴۷

میں KIROH زوجہ عبدالکریم صاحب پیشہ FARMER CHEECKEN عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۳۷ء ساکن ملاک ملایا انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ ایک چاول کا کھیت برقبہ ۴،۰۰۰/- مربع میٹر مالیتی ۲،۸۰۰،۰۰۰/-

۲۔ ایک سیٹ طلائی کانوں کی بالیاں مالیتی ۳۵،۰۰۰/-

۳۔ ایک مکان مع زمین مالیتی ۲۵،۰۰۰/-

۴۔ شادی کا تحفہ حق مہر کے بدلے ششماہی آمد ۲۵،۰۰۰/-

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ایک لاکھ روپے ششماہی آمد بصورت از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ KIROH زوجہ عبدالکریم انڈونیشیا

گواہ شد ۱:۔ ATANG-SUWADANA B.A JAWA BARAT انڈونیشیا۔

گواہ شد ۲:۔ ONSOK انڈونیشیا JAWA BARAT

مسل ۲۵۰۴۸

میں محمد رشید جوئیہ ولد رائے دوست محمد صاحب جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا حال نائیجیریا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۵ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد رشید جوئیہ ولد رائے دوست محمد صاحب جوئیہ ساکن ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا حال نائیجیریا۔

گواہ شدہ ۱:۔ ادریس احمد ولد میاں مہر دین صاحب وصیت ۱۹۴۶۸

گواہ شدہ ۲:۔ صوفی جمال الدین شاکر ولد سراج دین صاحب وصیت ۱۵۷۷۰

مسل ۲۵۰۴۹

میں یحییٰ اولائے اللہ عبدالسلام ولد RAHIM ATANDA SALAMI پیشہ براڈ کاسٹنگ عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۷۳ء ساکن لیگوس نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۰/- روپے ماہوار بصورت براڈ کاسٹنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ ۱/۲/۸۲ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ یحییٰ اولائے اللہ عبدالسلام ولد RAHIM ATO ANDA SALAM لیگوس نائیجیریا

گواہ شد ۱:۔ محمد انور قریشی مبلغ سلسلہ وصیت ۱۱۹۱۱ لیگوس نائیجیریا۔

گواہ شد ۲:۔ محمد اجمل شاہد امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا۔

مسل ۲۵۰۵۰

میں سیف الریانی عجیب اللہ لمینہ ولد لمینہ صاحب پیشہ PLUMBER عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۷۲ء ساکن لیگوس نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ ایک پلاٹ واقع احمدیہ سیٹلمنٹ جو کارو لیگوس مالیتی ۳۵۰۰/-

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- ماہوار بصورت PLUMBER مل رہے ہیں اور میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ سیف الریانی عجیب اللہ لمینہ ولد لمینہ صاحبہ نائیجیریا

گواہ شدہ ۱:۔ محمد اجمل شاہد امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا۔

گواہ شدہ ۲:۔ یوشفیع نائیجیریا۔

مقابلہ مقالہ نویسی برائے لجنہ!

عنوان: سیرت و سوانح حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا امسال لجنہ کے انعامی مقالے کا عنوان ہے

شرائط:۔

۱۔ حجم مقالہ ۸ تا ۱۰ ہزار الفاظ

۲۔ مقالہ خوشخط ہو اور کاغذ کے ایک طرف لکھا ہو۔

۳۔ مقالہ کی تیاری کے لیے جو کتب زیر مطالعہ رہی ہوں ان کی فہرست مقالہ کے آغاز یا آخر میں درج ہو۔

۴۔ مقالہ میں اگر کوئی اقتباس درج کرنا چاہیں تو اس کا مکمل حوالہ درج کریں یعنی نام کتاب مصنف اور صفحہ نمبر وغیرہ۔

۵۔ مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ یکم ستمبر ۱۹۸۲ء ہے۔

۶۔ اول دوم اور سوم آنے والی ممبرات کو بالترتیب ۳۰۰/-، ۲۰۰/- اور ۱۰۰/- روپے کے نقد انعام دیئے جائیں گے۔

۷۔ صدر کی تصدیق ہو کہ یہ اس نے خود لکھا ہے۔

۸۔ اس مقالہ پر اجتماع کے موقع پر انٹرویو بھی لیا جائیگا۔

۹۔ ہر مقالہ نگار حلیفہ بیان دے کہ یہ مقالہ اس نے خود لکھا ہے کہیں سے کوئی سطر نقل نہیں کی گئی کیونکہ پوزیشن حاصل کرنے والے مقالے کو لجنہ مرکزیہ کتابی شکل میں شائع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

کے لئے دعا کرے۔ غصے کے مقابلے میں دل میں رحم کے جذبات پیدا کرے۔ ہم میں سے کمزور سے کمزور احمدی کے قدم میں بھی لغزش نہ آئے اور وہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس راستے پر ثبات قدم سے قائم رہے اور اللہ کرے کہ ہر احمدی ہمیشہ اس راہ پر قائم و دائم رہے (آمین!)

حضور نے اس بات کو ایک کہاوت سے واضح فرمایا کہ ایک گائے نے ایک ڈوبتے ہوئے بچھو کو دریا سے نکالا۔ تو بچھو نے اسے ڈنک مارا ایک خرگوش نے گائے کو کہا کہ جب تو اس بچھو کی فطرت سے واقف تھی تو اسے کیوں بچایا؟ گائے نے کہا کہ میں اپنی فطرت سے مجبور تھی میں بیوقوف نہیں تھی۔ مجھے رب نے بنایا ہی ایسا ہے کہ میں نیکی کروں یہ میرا مقدر ہے اور اس بدقسمت بچھو کا مقدر یہ ہے کہ وہ ہر ایک کو ڈنگ مارے

حضور نے فرمایا یہ مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کو اجاگر کرنے کے سلسلہ میں بڑی واضح اور اہم مثال ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں سے دکھ اٹھائے اور یہ جانتے ہوئے ان کے ساتھ نیکی کی کہ یہ جواباً آپؐ سے ہمیشہ برائی کریں گے۔

حضور نے فرمایا احمدیوں کے لیے بھی یہی ایک طرز عمل ہے جسے انہیں اختیار کرنا ہے یہی ایک سانچہ ہے جس میں خود کو ڈھالنا ہے اس چار دیواری کی حفاظت کرنی ہے اور اس سے سر مو بھی قدم باہر نہیں نکالنا۔ حضور نے فرمایا یہ ایک اجتماعی طرز عمل ہے۔ مگر ایک اور ذاتی طرز عمل ہے سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی سنت مصطفےٰؐ پر عامل تھے ان کا اپنا طرز عمل تھا۔ حضرت عمرؓ بھی سنت نبویؐ کے عاشق تھے ان کا رنگ علیحدہ تھا۔ حضرت عثمانؓ بھی سیرت نبیؐ کے رنگ میں رنگین تھے مگر ان کا انداز جدا تھا اور اسی طرح سے حضرت علیؓ بھی اسی سنت نبی کے پیروکار تھے مگر ان کا طریق مختلف تھا۔ یہ سب خلفاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی انفرادیت کی وجہ سے مجبور تھے کہ سنت نبویؐ کی پیروی کرنے میں اپنا مخصوص طرز عمل متعین کریں بنیادی طور پر ایک ہی اسوۂ حسنہ پر عامل ہوتے ہوئے بھی ان کا رنگ الگ الگ اور جدا تھا جیسے شاعر نے کہا ہے ؎

ہے رنگِ لالہ و گل و نسریں جدا جدا
ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہیئے

حضور نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بحر ذخار کسی ایک فرد میں اکٹھا ہو بھی نہیں سکتا۔ لوگوں نے آپؐ کے عشق میں اپنی اپنی طبیعت کے مطابق رنگ پکڑے اور اس کا جدا جدا اظہار کیا۔ جن لوگوں نے یہ بات نہیں سمجھی وہ نادانی سے خلفاء کا آپس میں مقابلہ کرنے لگ جاتے ہیں حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ آئے تو بے سمجھی سے ان دونوں کا مقابلہ شروع کر دیا۔ حضرت عثمانؓ آئے تو ان کا حضرت عمرؓ سے اور حضرت علیؓ کا حضرت عثمانؓ سے مقابلہ شروع کر دیا۔ قرآن کریم آیات متذکرہ بالا کی روشنی میں یہ فرماتا ہے تم نادان ہو تم نہیں سمجھتے کہ مختلف خلفاء کا یہ طرز عمل کیوں ہے؟ یہ بندے اپنی اپنی فطرت سے مجبور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کسی کی فطرت اور مزاج کیا ہے؟

حضور نے فرمایا اس میں جماعت احمدیہ کے لیے یہ نصیحت ہے کہ وہ ایسی لغو دلچسپیوں سے باز رہیں کسی کے کہنے سے کسی خلیفہ کے مقام و منصب میں فرق نہیں آسکتا۔ مقام تو صرف اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہے وہی بہتر جانتا ہے۔ انسان کو اپنی لاعلمی اور جہالت کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ ان معاملات میں دخل نہ دے جو اللہ تعالیٰ کے معاملات ہیں۔ بندے کا یہ کام ہے کہ وہ دعا سے کام لے۔ ساری جماعت کو چاہیئے کہ وہ دعا کرے کہ خلیفۂ وقت پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی نظر پڑے۔ حضور نے فرمایا میں یقین دلاتا ہوں کہ جتنی آپ کے خلیفہ پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی نظر پڑے گی اتنی ہی ساری جماعت پر اس کی رضا کی نظر پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور چند ثانیے کے لیے بیٹھے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ عربی ارشاد فرمایا۔ خطبہ کے بعد فرمایا۔

احباب صفیں درست کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو فرمان یاد رکھیں ایک یہ کہ صفیں سیدھی ہوں اور دوسرا یہ کہ بیچ میں کوئی خلا نہ ہو۔ گرمی کا تقاضا تو یہ ہے کہ کھلے کھلے کھڑے ہوں مگر ہم نے عہد کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اس لیے ایسی معمولی باتوں پر ہم اپنے دین کو قربان نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد حضور نے نماز پڑھائی اور اسلام پھیرنے کے بعد گیارہ بار ہلکی آواز میں لا الہ الا اللہ کے مقدس اور بابرکت کلمات کا ورد فرمایا اور پھر السلام علیکم کہہ کر تشریف لے گئے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کا اجمالی تذکرہ

ربوہ ۳ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہفتہ گذشتہ کے آخری ایام میں بہت سے احباب سے ملاقاتیں کیں۔ ان تمام احباب نے پہلے سے ملاقات کا وقت لے رکھا تھا۔ ان میں لاہور سے آمدہ وکلاء کا ایک گروہ بھی تھا جس نے بدھ ۳۰ جون کو ملاقات کی۔ اس کے علاوہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم آفتاب احمد صاحب برطانیہ سے ملاقات کے لیے آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ معمول کے مطابق دفتر میں تشریف لا کر پہلے ڈاک ملاحظہ فرماتے رہے جس میں اندرون و بیرون ملک سے آمدہ خطوط، رپورٹیں، تاریں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ذات پر تعزیتی خطوط شامل ہیں۔ حضور کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سے ڈاک کا رش معمول سے زیادہ ہے اور دنیا بھر کے کونے کونے سے ہزاروں خطوط کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔

اس دوران حضور پانچوں نمازیں مسجد مبارک میں جا کر پڑھاتے رہے۔ نیز حضور وقتاً فوقتاً اہم معاملات پر جماعتی عہدیداران کو ہدایات دینے کے لئے بھی طلب فرماتے رہے۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے دن رات خدمات دینیہ میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور کے مقاصد عالیہ میں برکت دے اور اپنے فضل سے حضور کو غیر معمولی کامیابیاں دے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی یاد میں

"الفضل" کا خاص نمبر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے بارے میں ادارہ "الفضل" ایک خصوصی نمبر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ جو ہمارے محبوب آقا رحمہ اللہ علیہ کی زندگی اور سیرت پاک کے بارے میں اہم مضامین پر مشتمل ہوگا۔ مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مضامین جلد سے جلد دفتر کو بھجوائیں۔ نیز مشتہرین کرام اپنی جگہ جلد ریزرو کروالیں۔ ایجنٹ صاحبان بھی اضافی آرڈر سے مطلع کر دیں۔ تاریخ اشاعت کا اعلان جلد کیا جائے گا۔

(ادارہ)

درخواست ہائے دعا

میرے والد مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق کچھ دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (لطف الرحمٰن خالد گولبازار ربوہ)

میری ہمشیرہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہمشیرہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ (منیر احمد ناصر دارالنصر غربی ربوہ)

نمایاں کامیابی

خاکسار کے لڑکے عزیزم محمود احمد نے میٹرک کے امتحان ۱۹۸۲ء میں ۶۹۸ نمبر لے کر گورنمنٹ ہائی سکول علی پور چٹھہ میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان کی خدمت میں مزید کامیابیوں کے لیے درخواست دعا ہے (پیر محمد اختر سیکرٹری مال رگھڑی ساز) علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

بچوں کو

مٹی کھانے کی عادت

دور کرنے والی خوش ذائقہ ٹیبلٹس

بے بی ٹانک

(BABY TONIC)

کا نرخ فی شیشی ۶/ ہے لٹریچر مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر ایچ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

پاکستان لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس گولبازار

ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah